امامیہ مشن کی چودہویں ۱۴ دینی خدمت

علیؑ اور کعبہ

مصنفہ

عمدۃ الافاضل و زبدۃ الاماثل مولانا سید آغا مہدی صاحب قبلہ
رکن ادارہ تحریر اخبار "الواعظ" مدرسۃ الواعظین لکھنؤ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ
(رجب ۱۳۵۲ھ)

امامیہ مشن کی چودہویں دینی خدمت

بیادگار

ولادت حضرت امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابیطالب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام

۱۳؍ رجب ۱۳۵۲ھ

یہ رسالہ ایک ایسے سوال کا جواب ہے جو اکثر پیش کیا جایا کرتا ہی کہ حضرت علیؑ کی کعبہ مین ولادت کا ثبوت کتب اہلسنت مین کہاں ہی؟

فاضل مصنف نے کمال عرق ریزی سے اہلسنت کے مستند کتب تاریخ و سیر و مناقب کا کافی ذخیرہ فراہم کر دیا ہے۔

امید ہی کہ اہل انصاف اس رسالہ کو توجہ سے ملاحظہ فرمائینگے۔

خادم ملت

سید ابن حسین۔

سکریٹری "امامیہ مشن"

حسین آباد۔ لکھنؤ

باسمہ سبحانہ والحمد

۱۹۶۲

۷۹۲۷

امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ دنیا جسقدر حق پوش ہوتی جا رہی ہے اور آئے دن تعصب کی گھنگھور گھٹائیں افق مذہب پر چھا رہی ہیں اوس کا صحیح اندازہ اون مختلف آوازوں سے ہوتا ہے جو آج حق کے خلاف بلند ہیں اور شاید ہی مذہب کا کوئی ایسا پہلو رہ گیا ہو جو مدعیان عقل کے ہاتھوں نکتہ چینی کی زد میں نہ آیا ہو تحقیق مفید چیز ہے اور اسمیں ایک جذبہ ہے جو دلوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے مگر اسی وقت تک جبکہ نیک نیتی مشعل راہ ہو چھ سات برس ادہر کا ذکر ہے کہ اخبار درنجف سیالکوٹ مورخہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء میں کسی نے استفسار کیا تھا کہ۔

علی مرتضیٰ کی کعبہ میں ولادت کس کتاب سے ثابت ہے؟

سائل کی بے سوادی اور اسلامی لٹریچر سے ناواقفیت پر انتہائی افسوس کرتے ہوئے ہم نے اس موضوع پر اپنے ناچیز معلومات علمی اخبار میں پیش کر کے بتایا تھا کہ یہ سوال خود ساختہ نہیں بلکہ آج سے بہت پہلے "فضل ابن روزبہان" نے اسکی نیو ڈالی ہے اور ان کے انوکھے اجتہادات حکمت و دانش کی آڑ میں باطل کی دھندلی تصویر کھینچکر واقعہ کی نوعیت کو

مسخ کر دینے مین پوری قوت رکھتی ہے۔ کہ آج انھین فرسودہ اعتراضات کو الفاظ کی کتر بیونت سے نئے لباس مین پیش کرکے ہم سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔

کیا واقعی علی مرتضیٰ کعبہ مین پیدا ہوئے کعبہ مین تو حکیم بن حزام پیدا ہوا ہے؟

اس قسم کی تحریرون کا مقصد یہ ہے کہ فضیلت کے خلاف عام تنفر کی فضا پھیلا دی جائے اور عوام کے دلون مین یہ بات جاگزین ہو کہ شرف کوئی مخصوص چیز نہین بلکہ العیاذ باللہ آپ کا غیر بھی اسمین حصہ دار ہے بنابرین خوب دل کھول کر تعصب برتا گیا اور آل محمدؐ کے مکارم اور فضائل پر گہرے گہرے پردے ڈال کر بنی امیہ اور بنی عباس کے دور کو نئے سرے سے زندہ کرنے کی کوشش کی مگر توبہ جب تک صفحۂ قرطاس پر فضائل و مناقب کی گلکاریان باقی ہین ہرگز آفتاب فضیلت پر خاک نہین پڑ سکتی بلکہ تاریخ و سیر سے معترض کی ہمہ گیر غفلت کا حال طشت از بام ہو کر رہیگا اور حکیم بن حزام کی ولادت کا افسانہ اپنے اصلی خط و خال سمیت پیش ہوگا۔

اس مقصد کو پیش نظر رکھکر ہم نے اس رسالہ کی ابتدا کی ہے اور حضرات اہلسنت کی مستند کتابون کے اقتباسات پیش کرکے ثابت کرینگے کہ امیر المومنینؑ کا کعبہ مین متولد ہونا ایک مسلمہ حقیقت ہے جس مین اکابر مورخین و اہل سیر ہم آواز ہین۔

وما توفیقی الا باللہ

فقیر باب اہلبیت آغا مہدی الرضوی
عقب مسجد تحسین لکھنؤ

ابن روزبہان کا خیال

المشهور بين الشيعة ان امير المؤمنين ولد في الكعبة ولم يصححه علماء التواريخ بل عند اهل التواريخ ان حكيم بن حزام ولد في الكعبة ولم يولد فيه غيره

(ابطال الباطل فاضل ابن روزبہان)

(ترجمہ) شیعون مین مشہور ہے کہ امیر المومنین کعبہ مین پیدا ہوے حالانکہ علماء تاریخ نے اسکی تصحیح نہین کی بلکہ ارباب تاریخ کے نزدیک کعبہ مین حکیم بن حزام پیدا ہوا ہے اور اسکے سوا کوئی اور کعبہ مین پیدا نہین ہوا ۔

اقول

مجھ ایسے عدیم الفرصت اور کثیر الاشتغال کیلئے یہ تو ناممکن ہے کہ سواد اعظم اسلام کی موجودہ تمام کتابین دیکھکر اس موضوع پر بسیط بحث کرون تاہم جو کتابین اسوقت میرے پیش نگاہ ہین اون کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ فاضل ابن روزبہان نے انتہائی تعصب سے کام لیکر تمام مستند کتابون کو پس پشت ڈالدیا ہے اور مطلق خبر نہین کہ ایک کثیر جماعت نے بڑے پرزور الفاظ مین اسبات کا ثبوت دیا ہے کہ کعبہ مین علی کے سوا کوئی دوسرا شخص پیدا نہین ہوا ذیل مین ہم اون علما اور اہل قلم کے نام درج کرتے ہین جنھون نے آج بہت پہلے ہماری

تا بہد مین آواز بلند کی ہے اگر کافی وقت ملا تو انشاء اللہ العزیز آیندہ دیگر حوالہ دیگر معتبر قلم اٹھائیں گے۔

۱ ابو الحسن علی بن حسین بن علی مسعودی المتوفی سنہ ۳۴۶ھ
۲ ابو الحسن علی بن محمد بن طیب جلابی معروف بابن مغازلی شافعی المتوفی سنہ ۴۸۳ھ
۳ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری المتوفی سنہ ۶۳۲ھ
۴ کمال الدین ابو سالم قاضی محمد بن طلحہ شافعی المتوفی سنہ ۶۵۲ھ
۵ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزغلی المعروف بسبط ابن جوزی المتوفی سنہ ۶۵۴ھ
۶ مولانا روم المتوفی سنہ ۶۷۲ھ
۷ احمد بن منصور گازرونی المتوفی سنہ ۸۵۱ھ
۸ ملک العلما شہاب الدین بن شمس الدین دولت آبادی المتوفی سنہ ۸۴۹ھ
۹ الشیخ الامام نور الدین علی بن احمد المعروف بابن صباغ مالکی مکی المتوفی سنہ ۸۵۵ھ
۱۰ امام النحاۃ ملا عبد الرحمان جامی المتوفی سنہ ۸۹۸ھ
۱۱ حسین بن علی الواعظ الکاشفی البیہقی السبزواری المتوفی سنہ ۹۱۰ھ
۱۲ نور الدین علی بن برہان الدین حلبی قاہری شافعی المتوفی سنہ ۱۰۴۴ھ
۱۳ عبد الحق بن سیف الدین محدث دہلوی بخاری المتوفی سنہ ۱۰۵۲ھ
۱۴ فاضل سعید گجراتی۔
۱۵ میر صالح کشفی ترمذی المتوفی سنہ ۱۱۶۰ھ

۱۶ مرزا محمد معتمد خان بدخشانی ۔

۱۷ شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم دہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ

۱۸ مولوی صدر الدین احمد بردوانی ۔

۱۹ شاہ محمد حسن صابری چشتی ۔

۲۰ غلام امام شہیدی حنفی ۔

۲۱ عبید اللہ امرتسری ۔

۲۲ مولوی عبدالمجید دہلوی ۔

علمائے اہلسنت مین یہ مقتدر ہستیان ہین جن کی اصل عبارتین ہم نمبروار پیش کرتے ہین اور ساتھ ہی اسکے سلسلہ بالا مین اون علمائے شیعہ کے تصانیف سے بھی کہین کہین استدلال کرین گے جنکو دنیائے اسلام نے مستند مان لیا ہے اور جنکی توثیق رجال اہلسنت کے صفحات مین گرانقدر الفاظ مین موجود ہے ۔

(انتباہ) صرف قلمی کتابون کے حوالہ نمبر صفحہ سطر کا ذکر کرتے ہوئے درج ہونگے مطبوعہ کتب کی عبارتین بحوالہ صفحات پیش کیجائینگی ۔

(۱)

ابوالحسن علی بن حسین بن علی مسعودی اپنی تاریخ مین لکھتے ہین ۔

بویع علی بن ابی طالب فی الیوم الذی قتل فیہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فکان مولدہ فی الکعبہ (مروج الذہب و معادن الجوہر بر حاشیہ تاریخ کامل

جلد ۵ صفحہ ۱۷۴ مطبوعہ مصر)

(ترجمہ) علی بن ابی طالب سے اوس روز بیعت کیگئی جسدن عثمان بن عفان رض قتل کئے گئے اور جائے ولادت ان حضرت کی خانہ کعبہ ہے۔

مسعودی وہ مورخ ہے جسکی نسبت شمس العلما مولوی شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہین "یہ فن تاریخ کا امام ہے اسلام مین آجتک اسکے برابر کوئی وسیع النظر مورخ پیدا نہین ہوا۔ اسکی تمام تاریخی کتابین ملتین تو کسی اور تصنیف کی کوئی حاجت نہوتی"۔

انصاف یہ ہے کہ اگر کوئی اور مورخ خانہ کعبہ مین ولادت حضرت علی کو نہ بھی تسلیم کرتا تو صرف مسعودی کا لکھنا کافی تھا جو آج سے ایکہزار سال پہلے فضیلت کے اظہار مین غدر نہین کرتا

(۲)

ابن مغازلی شافعی اپنے مناقب مین لکھتے ہین۔

عن علی بن الحسین قال کنا زواراً الحسین وھناک نسوۃ کثیرۃ اذا اقبلت منھن امراۃ فقلت من انت رحمک اللہ قالت انا زبدۃ بنت العجلان من بنی ساعدۃ فقلت لھا ھل عندک من شی تحدثنی بہ قالت ای واللہ حدثنی عمارۃ بنت

امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہین ہم زیارت حسین کررہے تھے وہان بہت سی عورتین بھی موجود تھین انمین سے ایک عورت بڑھکر ہمارے پاس آئی ہم نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اوس نے جواب دیا کہ مین قبیلہ بنی ساعدہ مین سے ہون میرا نام زبدہ بنت عجلان ہے مین نے کہا اگر تجھے کوئی واقعہ یاد ہو

عبادہ بنت فضيلہ بن مالك بن العجلان الساعدی انها كانت ذات يوم فی نساء من العرب اذا اقبل ابو طالب كئيبا حزينا فقلت ما شانك قال ان فاطمہ بنت اسد فی شدة من المخاض واخذ بيدها وجاء بها الى الكعبہ وقال اجلسی على اسم الله فطلقت طلقة واحدة فولدت غلاما نظيفا منظفا لم ار احسن وجهه فسماه عليا وحمله النبی صلى الله عليه وسلم حتى اتاه الى منزلها قال علی بن الحسين فوالله ما سمعت بشیٔ قط الا وهذا احسن منه۔ (ارجح المطالب فی مناقب علی بن ابیطالب صفحہ ۲۲۴ منقول از مناقب فقیہ ابن مغازلی)

تو مجھ سے بیان کرو کہنے لگی مجھ سے عبادہ بنت عبادہ بنت فضیلہ بن مالک بن عجلان ساعدی کہتی تھی کہ مین ایک دن عرب کی عورتون مین موجود تھی اتنے مین ابوطالب تشریف لائے ان کے چہرہ سے آثار غم نمایان تھے مین نے پوچھا آپکا کیا حال ہے وہ بولے فاطمہ بنت اسد کے درد لگے ہین پھر فاطمہ بنت اسد کا ہاتھ پکڑ کے کعبہ مین لیگئے اور کہا خدا کا نام لیکر یہان بیٹھو ابھی اچھی طرح بیٹھنے نہ پائی تھین کہ ایک پاک پاکیزہ خوبصورت بچہ پیدا ہوا جس سے زیادہ خوش وضع ہم نے نہ دیکھا تھا ابوطالب نے اوس کا نام علی رکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آغوش مین لیکر بنت اسد کے گھر پہونچا دیا علی بن الحسین فرماتے ہین قسم خدا کی ہم نے اس سے بہتر کوئی بات کبھی نہین سنی۔

یہ روایت اہلسنت وجماعت کی دوسری چھوٹی بڑی کتابون مین بھی پائی جاتی ہے اور

حدیث کے الفاظ بتلاتے ہین کہ ولادت حضرت علی اسقدر مشہور واقعہ تھا کہ پردہ نشین عورتین بھی اوس سے واقف تھین پھر کیون نہ امام چہارم اس حکایت کو سنکر مسرت کا اظہار کرین

(۳)

علامہ ابوجعفر محمد بن علی بن شہر آشوب سروی مازندرانی حالات ولادت تحریر کرتے ہوئے رقم فرماتے ہین ۔

فالولد الطاهر من النسل الطاهر ولد فی الموضع الطاهر فاین توجد هذه الکرامة لغیره واشرف بقاع الارض الحرم واشرف الحرم المسجد واشرف بقاع المسجد الکعبة ولم یولد فیه مولود سواه ۔ (مناقب آل ابی طالب)

بچہ خود پاک در نسل بھی پاک جس جگہ پیدا ہوا وہ پاک علی کے سوا کہان یہ بزرگی پائی جاتی ہے کہ زمین کے تمام خطون مین اشرف حرم ہے اور حرم مین زیادہ شرف مسجد الحرام کو ہے اور مسجد کے گوشون مین کعبہ سب سے شریف تر ہے جسمین علی کے سوا کوئی مولود پیدا نہین ہوا ۔

اس عبارت کو ہم ایک شیعہ عالم کی تحریر ہونیکی وجہ سے مستقل دلیل ہرگز نہ قرار دیتے مگر ابن شہر آشوب کی ذات صرف شیعون ہی مین وقیع نہین ہے اسلام کے اکثر مورخ اونکو اجلال مین ہمارے ہمصفیر ہین چنانچہ اون کی شان مین قاضی شمس الدین ابوالعباس احمد بن محمد اپنی "تاریخ" مین ارقام فرماتے ہین ۔

محمد بن علی بن شہراسوب الثانیہ بسین المہملہ ابوجعفر السروی

المازندرانی رشید الدین الشیعی احد شیوخ الشیعة حفظ اکثر القرآن وله ثمان سنین وبلغ النهایة فی اصول الشیعة کان یرحل الیه من البلاد ثم تقدم من علوم القرآن والغریب والنحو ووعظ علی المنبر ایام المقتفی ببغداد فاعجبه وخلع علیه وکان بهی المنظر حسن الوجه صدوق اللهجة ملیح المحاورة واسع العلم کثیر الخشوع والعبادة والتهجد لا یکون الا علی وضوء اثنی علیه ابن طی فی تاریخه ثناء کثیرة توفی فی سنة ثمان وثمانین وخمسمایة (تاریخ ابن خلکان)

(ترجمہ) ابوجعفر محمد پسر علی بن شہرآشوب دوسرا سین غیر منقوط سے مازندران کے رہنے والے جن کا لقب رشید الدین تھا شیعون کے اکابر مین ایک جلیل شخص جنھون نے قرآن کا زیادہ حصہ آٹھ برس کے سن مین یاد کیا اور اصول مذہب شیعہ مین بلند درجہ پر فائز ہوئے لوگ شہرون سے تحصیل علم کیلئے آپ کی طرف آتے تھے پھر آپ علوم قرآن و نحو مین اپنے امثال و اقران پر سبقت لیگئے اور مقتفی کے دور حکومت مین بغداد کے ممبر پر وعظ کہنا شروع کیا اور شیرین بیانی نے بادشاہ کو تعجب مین ڈالدیا اور خلعت فاخرہ عطا کیا وہ جناب قبول صورت خوش رو صادق اللہجہ وسیع العلم خشوع پسند عابد و تہجد گذار تھے ہمیشہ باوضو رہتے تھے ابن ابی طے نے اپنی تاریخ مین اونکی ثنا و صفت کی ہے (افسوس ہے کہ) ؁۵۸۸ ہجری مین آپنے وفات پائی ۔

ان گرانقدر الفاظ کے بعد کچھ بیجا نہین ہے کہ مین نے علامہ ابن شہرآشوب کا قول

مقام استدلال مین پیش کیا چنانچہ اسی بنا پر عبقات الانوار مین بھی علامہ ابن شہر آشوب کے اقوال سے جا بجا تمسک کیا گیا ہے ہمارے سنی بھائی جو اپنی تنگ نظری سے اس غلط فہمی مین مبتلا ہین کہ شیعون مین حافظ نہین ہوتا اس عبارت کو تعصب کی عینک اتار کر چشم بصیرت سے دیکھین ابن خلکان نے علامہ شہر آشوب کو شیعہ تسلیم کرتے ہوئے ہشت سالہ عمر مین حافظ قرآن بتایا ہے۔

(۴)

شیخ جلیل شمس الدین ابو الحسین یحییٰ بن حسن بن حسین بن علی بن محمد بطریق حلی اسدی اپنے مناقب مین جس کا صحیح ترین اور قدیم نسخہ قلمی ناچیز کے پیش نظر ہے فرماتے ہین

الفصل الثانی فی کنیتہ لہ علیہ السلام کنیتان احدہما ابو الحسن ولد بمکہ فی البیت الحرام سنۃ ثلثین من عام الفیل یوم الجمعۃ الثالث عشر من رجب لم یولد قبلہ ولا بعدہ مولود فی بیت اللہ سواہ (عمدۃ ابن بطریق)

(ترجمہ) دوسری فصل کنیت مین ہے اون حضرت کی دو کنیتین مشہور تھین ایک ابو الحسن ولادت آپکی مکہ مین کعبہ کے اندر سنہ ۳۰ عام الفیل مین بروز جمعہ تیرہ رجب کو واقع ہوئی اور آپکے سوا آپکے پہلے نہ کوئی بچہ کعبہ مین پیدا ہوا نہ بعد۔

یہ بھی علماء امامیہ مین ایک جلیل عالم ہین اور ہم اون کے رشحہ قلم کو صرف اسلئے پیش کر رہے ہین کہ رجال اہلسنت آنکے اعتبار سے مملو ہین امام اہلسنت حافظ شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی آپ کی توثیق مین لکھتے ہین۔

"یحیی بن الحسن بن الحسین بن علی الاسدی الحلی الربعی المعروف بابن البطریق قرء علی الحمصی الرازی الفقه والکلام علی مذهب الامامیة وقرء النحو واللغة وتعلم النظم والنثر وجد حتی صارت الیه الفتوی فی مذهب الامامیة وسکن بغداد مدة ثم واسط وکانت وفاته فی شعبان سنة ستمایة وله سبع وسبعون ذکره ابن النجار رید۔

(لسان المیزان جلد ششم صفحہ ۲۴۷ چھاپہ حیدرآباد سنہ ۱۳۳۱ھ)

یحیی بن حسن بن حسین بن علی اسدی حلی ربعی معروف بابن بطریق آپ نے علم فقہ اور کلام حمصی رازی سے مذہب امامیہ کے طور پر پڑھا اور علم نحو و لغت نظم و نثر کی تحصیل کی اور اسقدر جد و جہد کی کہ مذہب امامیہ کے مفتی ہو گئے مدت تک بغداد میں قیام پذیر رہ کر پھر واسط میں تشریف لائے اون کی وفات شعبان سنہ ۶۰۰ ہجری میں بعمر ۷۷ سال واقع ہوئی جیسا کہ ابن نجار نے ذکر کیا ہے۔

(۵۱)

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے بھی حضرت کی ولادت کو کعبہ میں تسلیم کیا ہے اور اپنے اس مشہور قطعہ میں ذمہ دارانہ حیثیت سے تخیلات کو الفاظ کا جامہ پہنایا ہے

روزیکہ بکعبہ مرتضیٰ پیدا شد سبحان اللہ — در کون و مکان جلوہ نما پیدا شد صلوات اللہ
جبریل ز آسمان فرود آمد و گفت اے ختم رسل — فرزند بخانہ خدا پیدا شد واللہ باللہ

صنعت مستزاد میں یہ معنی خیز رباعی ہے جس کے الفاظ کی توضیح کے لئے دفتر چاہیے

اور خواجہ صاحب نے انتہائی وجد مین جذبات کے جس دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے وہ انکی عقیدتمندی کی پوری نقشہ کشی کر رہا ہے پہلے مصرعہ مین ذکر میلاد کے ساتھ سبحان اللہ اسکا پتہ دیتا ہے کہ کعبہ مین ولادت ایک محیر العقول اعجاز ہے جو تعجب انگیز لب و لہجہ مین بیان کرنے کے لائق ہے دوسرے مصرعہ مین مولود کی نورانیت کو تمام کون و مکان کا "جلوہ نما" کہکر ثابت کیا ہے ایسی نور بار ہستی کیلئے کعبہ کی چار دیواری کو فانوس بنناہی تھا آخری شعر مین پھر مولود کعبہ کے جلال مین وحی آسمانی کو نظم کیا ہے کہ ملک نے بتبسم مژدہ ولادت سناکر تہنیت ادا کیا یہ پاکیزہ فکر ہمارے موضوع کو قوت پہونچانے مین بہت کچھ مفید ہے ۔

(٦)

کمال الدین ابو سالم قاضی محمد بن طلحہ شافعی بھی کعبہ کو حضرت علی مرتضی کی ولادتگاہ بتاتے ہین اور اپنی کتاب کے باب اول فصل اول مین رقمطراز ہین :۔

ولد بالکعبہ البیت الحرام وکان مولدہ بعد ان تزوج رسول اللہ خدیجہ بثلاث سنین وکان عمر رسول اللہ یوم ولادتہ ثمانیہ وعشرین سنتہ (مطالب السؤل فی مناقب آل الرسول ص ۳۷ چھاپہ لکھنؤ مطبع جعفری سنہ ۱۳۰۲ھ)

(ترجمہ) آپ کعبہ مین خاص بیت الحرام کے اندر پیدا ہوے اور آپکی ولادت پیغمبر خدا کی خدیجہ کیساتھ شادی کے تین برس بعد ہوئی اور پیغمبر خدا کی عمر اوسدن اٹھائیس برس تھی۔

(۷)

شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزعلی معروف بسبط ابن جوزی محققانہ انداز سے ولادت علی مرتضیٰ روحی لہ الفدا پر روشنی ڈالتے ہین ملاحظہ ہو۔

روی ان فاطمہ بنت اسد کانت تطوف بالبیت وھی حامل بعلیؑ فضربھا الطلق ففتح لھا باب الکعبہ فدخلت فوضعتہ فیھا وکذا حکیم بن حزام ولدتہ امہ فی الکعبہ قلت وقد اخرج لھا ابو نعیم الحافظ حدیثا طویلا فی فضلھا الا انھم قالوا فی اسنادہ روح بن صلاح ضعفہ ابن عدی فلذلک لم نذکرہ (تذکرہ خواص الامہ فی فضائل الائمہ)

(ترجمہ) روایت ہے کہ فاطمہ بنت اسد طواف خانہ مین مشغول تھین اور حمل سے تھین پس درد زہ شروع ہوا تو اون کے لئے کعبہ کا در وا ہو گیا اور وہ اندر داخل ہوئین اور بچہ کعبہ مین پیدا ہوا اور اسیطرح حکیم بن حزام کو اوسکی مان نے کعبہ مین جنا مین کہتا ہون کہ اسکو حافظ ابو نعیم نے روایت کیا ہی اور ایک طولانی حدیث اوسکی فضائل مین نقل کی ہی مگر اونھون نے سلسلہ سند مین روح بن صلاح کا نام لیا ہی جس کو ابن عدی نے ضعیف سمجھا ہی اسلئے ہم اوس کا ذکر نہین کرتے۔"

اسوقت تک جو کچھ بھی ثابت ہوا تھا وہ اسقدر کہ "خانہ کعبہ مولد علیؑ تھا اور آپ کے سوا کعبہ مین کوئی پیدا نہین ہوا۔"

لیکن اس مقام پر سبط ابن جوزی نے حکیم بن حزام کی ولادت کی بے بنیاد خبر کی

قلمی لکھوا دی ہے اور بتایا ہے کہ جس سلسلۂ روایت میں اس طبع زاد واقعہ کی خبر ہے وہ راوی ضعیف ہونے سے اس قابل بھی نہیں ہے کہ صفحۂ قرطاس پر اوس کا ذکر کیا جائے خاتمۂ اوراق میں ہم انشاء اللہ اس بحث کو چھیڑیں گے قارئین کرام یاد رکھیں

(۸)

مولانا روم جن کے اجلال میں مسلمانوں کے چھوٹے بڑے سب ہم آواز ہیں اور اہلسنت جماعت کا ہر طبقہ اون کا نام سنکر سر نیاز خم کرتا ہے ایک شعر میں اپنے خیالات کا اظہار عجب گرانقدر عنوان سے فرماتے ہیں ؎

اے شحنۂ دشت نجف از تو نجف دیدہ شرف
تو درّے کعبہ صدف متان صلامت میکنند

(ملاحظہ ہو مناقب ترمذی ص۸ سطر۸ چھاپہ بمبئی ۱۳۲۱ھ)

یہ وہ مستانہ کلام ہے جس کی ہر ہر لفظ بحر الفت میں ڈوبی ہوئی اور حقیقت سے آگین ہے اور مصرعۂ ثانیہ سے صاف ظاہر ہے جب کعبہ صدف ہوا تو علیؑ در آبدار جسکی ضیا باری سے مذہب کا راستہ نظر آتا ہے۔

(۹)

احمد بن منصور گاذرونی اپنی کتاب میں حضرت علیؑ کو مولود کعبہ تسلیم کرتے ہیں اس کتاب کا دیباچہ باین الفاظ ہے الحمد للہ الذی قصرت الافہام عما یلیق بکبریائہ اور بتاریخ ۱۰ ماہ رمضان سنہ [illegible] ہجری مصنف اسکی تصنیف سے فارغ ہوئے ہیں

ملاحظہ ہو عین عبارت ۔

امہ فاطمہ بنت اسد وھی اول ھاشمیۃ ولدت لھاشمی ولدت فاطمۃ علیا فی الکعبۃ ونقل عنھا انھا کانت اذا ارادت ان یسجد لصنم وعلی فی بطنھا لم یمکنھا ولذلک یقال عند ذکر اسمہ کرم اللہ وجھہ ای کرم اللہ وجھہ من ان یسجد لصنم (مفتاح الفتوح)

(ترجمہ) ماں اون کی فاطمہ بنت اسد تھین وہ پہلی ہاشمیہ ہین جن سے ہاشمی ہی اولاد پیدا ہوئی اور علی فاطمہ کے بطن سے کعبہ مین پیدا ہوے اور فاطمہ بنت اسد سے منقول ہے کہ جب وہ بت کے سجدہ کا ارادہ کرتی تھین درانحالیکہ علی ان کے شکم مین تھے تو وہ اونھین سجدہ سے روکتے تھے اسی وجہ سے اون کے نام کیساتھ کہا جاتا ہے کرم اللہ وجہہ یعنی خدا نے اون کے چہرہ کو اس بات سے بزرگ قرار دیا ہے کہ بت کے سامنے کبھی سجدہ کرتے "۔

اس کتاب کی طرف ہمکو عبقات الانوار حدیث مدینہ نے توجہ دلائی ہے من شاء الاطلاع فلیرجع الیہ ۔

(۱۰)

ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی ذکر ولادت مین یہ دلچسپ واقعہ لکھتے ہین جو بجد مفید مطلوب ہے آوردہ اند کہ پیش ازین درون خانہ کعبہ دستوری بود کہ ایشان را معیار الولد می گفتند و آن چنان بود کہ ہر فرزند یکہ در مکہ متولد می شد روز سوم ولد را

درون کعبه می آوردند می نهادند آن مار که محک نام داشت از دیوار بیرون آمد اگر فرزند حلال زاده می بود بوسے میکرد و بازی گشت و اگر فرزند حرام زاده می بود آن مار تف می زد وان ولد بیهوش می شد حکم می کردند که ولد حرام زاده است چون شاه ولایت علی کرم اللہ وجہہ تولد شد درون کعبه آورده اند که هر دو مار فرود آمدند و خواستند تا بوسے کنند شاه هر دو مار را گرفت و درید و پاره پاره کرد اہل مکہ در خروش شدند که محک را کشت و در گریہ شدند مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود غمگین مشوید پروردگار عالم محک عالم علی را گردانید در یک محلے دو محک نمی باشد هر که علی و فرزندان او را دوست دارد حلال زاده است و هر که دشمن دارد تواند بود که حرام زاده است (ہدایۃ السعداء)

(ترجمہ) روایت کی گئی ہے کہ قبل ازین کعبہ مین دو سانپ رہا کرتے تھے جن کو معیار الولد کہتے تھے اسلئے کہ جو بچہ مکہ مین پیدا ہوتا تھا تیسرے دن بچہ کو کعبہ کے اندر لاتے تھے اور رکھ دیتے تھے وہ سانپ جسکا محک (کسوٹی) نام تھا دیوار سے ظاہر ہو کر بچہ کو سونگھتا اگر بچہ حلالی ہوتا تو چلا جاتا اور اگر حرامی ہوتا تو وہ پھنکار مارتا جس سے وہ بچہ غش کھا جاتا لوگ سمجھ جاتے کہ حرامی ہے جب شاہ ولایت علی کرم اللہ وجہہ اندرون کعبہ پیدا ہوئے تو روایت ہے کہ دونون سانپ نیچے اترے اور سونگھنا چاہتے تھے کہ شاہ ولایت نے دونون کو چیر ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے مکہ والون مین غلغلہ ہوا کہ کسوٹی کو فنا کر دیا سب رونے لگے حضرت سرور کائنات صلعم نے فرمایا کہ

رنجیدہ نہ ہو خداوند عالم نے تمام عالم کیلئے علیؑ کو کسوٹی قرار دیا ہی اور ایک جگہ دو کسوٹیان نہین رہ سکتین جو بھی علیؑ اور اُن کے دونون بچون کو دوست رکھے وہ حلال زادہ ہی اور جو دشمن رکھے وہ ہو سکتا ہی کہ حرام زادہ ہو۔

یہ عبارت بھی ہمارے مطلوب کے اثبات مین ایک گرانقدر اضافہ ہی اور ملک العلماء کا حضرت علی کو بار بار شاہ ولایت لکھنا اسبات کی دلیل ہی کہ اولی الامر بھی اونکے سوا کوئی نہ تھا۔

(۱۱)

امام اہلسنت شیخ نور الدین علی بن احمد معروف بابن صباغ مالکی بھی اس فضیلت کو ذات علویہ سے مخصوص قرار دیتے ہین۔

ولد علی بمکۃ المشرفہ بداخل البیت الحرام یوم الثالث عشر من شہر اللہ الاصم الرجب الفرد سنۃ ثلاثین من عام الفیل قبل الہجرۃ بثلث وعشر سنۃ وقیل بخمس وعشرین وقبل المبعث باثنی عشرۃ سنۃ وقیل بعشر سنین ولم یولد فی البیت الحرام قبلہ احد سواہ وہی فضیلۃ خصہ اللہ تعالی بہا اجلالاً لہ واعلاءً لمرتبتہ واظہاراً لتکرمتہ۔

(الفصول المہمہ چھاپہ ایران ص۱۴)

(ترجمہ) ولادت علیؑ مکہ مشرفہ مین اندرون کعبہ ۱۳ ماہ رجب کو جو خدا کا مہینہ ہی اور جسمین کشت وخون حرام ہونیکی وجہ سے آلات حرب کی جھنکار کبھی سنائی نہین دی

اور جو سلسلہ مین فرد ہر سنہ ۳۰ عام الفیل مین ہجرت سے ۲۳ یا ۲۵ سال پہلے اور بعثت سے دس بارہ سال پہلے آپ کے سوا خانہ کعبہ مین کوئی شخص کبھی پیدا نہین ہوا یہ وہ فضیلت ہے، کہ حق تعالیٰ نے اون جناب کو اس سے اجلال منزلت اور اعلاء مرتبت اور اظہار کرامت مین مخصوص کیا ہے "۔

یہ عبارت بھی خانہ کعبہ کو مولد علی بتلانے مین سابق کی عبارتون سے متفق اللفظ اور کعبہ مین ولادت کو آپ سے مخصوص ثابت کرتی ہے۔

یہ الفاظ کہ لم یولد فی لبیت الحرام قبلہ احد سواہ خاص طور سے توجہ کے قابل ہین معلوم ہوا کہ علامہ ابن صباغ اس طغرا دخیال پر کہ "کعبہ مین حکیم بن حزام بھی پیدا ہوا ہے" ملتفت ہو کر فضیلت کو خاص کرتے ہین۔ یہ کہ "علی کے قبل کوئی شخص کعبہ مین متولد نہین ہوا" وہ پر زور نفی ہے جو حکیم بن حزام کی ولادت کے خیال کو نیست و نابود کر دیتی ہے اور جس سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی حضرت علی کا اس فضیلت مین شریک نہین ہے۔ یہ الفاظ ناظرین کو آئندہ ملا صالح ترمذی کشفی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور فاضل بدخشانی وغیرہ کے قلم سے بھی ملین گے۔

(۱۲)

امام النحاۃ مولوی عبدالرحمان جامی اپنی مشہور کتاب شواہد النبوت مین جس کا صحیح ترین نسخہ جو سنہ ۸۹۰ھ مین بمقام مکہ معظمہ مصنف کے اصل نسخہ سے نقل کیا گیا ہے میرے سامنے ہے اس مین وہ تحریر فرماتے ہین۔

ولادت وے بمکہ بودہ است بعد از عام فیل بہفت سال و بعضی گفتہ اند ولادت وے در خانہ کعبہ بودہ است و در وقت بعثت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پانزدہ سال بودہ است۔ (شواہد النبوۃ)

(ترجمہ) اون کی پیدائش مکہ مین سنہ عام الفیل مین ہوئی اور بعضی کہتے ہین کہ آپ کعبہ مین پیدا ہوے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے وقت پندرہ برس کے تھے۔"

اس عبارت سے کسقدر ضعف کی بو آرہی ہے جو ملا جامی ایسے محب اہلبیت کی شان سے بعید ہے ملا جامی وہ بزرگ تھے جنھون نے مدح امیر المومنین علیہ السلام مین "ہشت بند" نظم کر کے معاصرین سے خراج تحسین و آفرین حاصل کیا ہمین اسقدر ضعف رکھنے والے مرقومہ بالا انداز تحریر مین شکوہ تھا جو کتب اہلسنت مین یہ قطعہ دیکھکر جاتا رہا ؎

سوے کعبہ رود شیخ و من بسوے نجف — بحق کعبہ کہ آنجا مراست حق بطرف
تفاوتے کہ میان من است و او ہست — کہ من بسوے گہر رفتم و او بسوے صدف

(ملاحظہ ہو مناقب ترمذی صـ۸ سطر ۲ چھاپہ بمبئی)

(ترجمہ) شیخ سمت کعبہ کو جاتا ہے اور مین نجف کی طرف رب کعبہ مین ہی حق بجانب ہون اوس مین اور مجھ مین بڑا فرق ہے مین موتی کی طرف جاتا ہون اور وہ صدف کی سمت۔ خدا کا شکر کہ ایسے جلیل القدر شخص کے نظم و نثر کلمات سے ثابت ہوا کہ علی مرتضی کعبہ کے اندر پیدا ہوے اون کے مذاق مین مشہد علی اور کعبہ مین وہی فرق ہے جو موتی

اور صدف مین ہے ۔

(۱۳)

ملا حسین واعظ کاشفی جو اہلسنت وجماعت مین بلند پایہ عالم سمجھے جاتے ہین رقمطراز ہین ۔

در کتاب بشائر المصطفےٰ از یزید بن قعنب نقل می کنند که من با عباس بن عبدالمطلب وجمعے از بنی عبدالعزیٰ بازاء بیت الحرام نشستہ بودم که فاطمہ بنت اسد بمسجد در آمد در حالانکہ حامل بود بعلی واز حمل وے مدت نہ ماہ گذشتہ بود وبطواف اشتغال نمود ناگاہ اثر طلق وعلامت زادن بروے ظاہر شد ومجال بیرون رفتن از مسجد نماند گفت اے خداوند خانہ بحرمت بانی این خانہ کہ ولادت را بر من آسان کنی راوی گوید کہ فی الحال جدار کشادہ شد وفاطمہ بخانہ درون رفت واز چشم ما غائب گشت وما خواستیم بخانہ در آئیم میسر نشد وروز چہارم بیرون آمد علی را بر دست گرفتہ امام ابو داؤد بناکتی آوردہ کہ پیش از علی وبعد از علی ہیچکس را این شرف نبود کہ وے در حرم کعبہ متولد شدہ باشد ۔

(روضۃ الشہدا صـ ۱۳۴ چھاپہ نولکشور ۱۸۷۳ء)

(ترجمہ) کتاب بشائر المصطفےٰ مین یزید بن قعنب سے منقول ہے کہ مین عباس بن عبدالمطلب اور اولاد عبدالعزیٰ کے ایک گروہ کے ساتھ روبروے بیت الحرام بیٹھا تھا کہ فاطمہ بنت اسد مسجد مین داخل ہوئین درانحالیکہ حمل سے تھین اور نو مہینہ پورے

گذر چکے تھے طواف کر رہی تھین کہ درد زہ کا اثر ظاہر ہوا اور وضع حمل کی علامتین ایسی نمایان ہوئین کہ مسجد سے باہر جانے کی حالت نہ رہی تو انھون نے بارگاہ حمدیت مین عرض کیا اے گھر کے مالک تجھے اسکے بنانیوالے کی بزرگی کا واسطہ سختی کو مجھپر آسان کر راوی کہتا ہے کہ فوراً دیوار شق ہوئی اور فاطمہ اندر چلی گئین اور ہماری نگھون سے غائب ہوگئین اور ہم نے چاہا کہ کعبہ مین ہم بھی داخل ہو جائین تو کسی طرح اندر پہونچ نہ سکے چوتھے دن نکلین تو علی کو ہاتھون پر لئے ہوے تھین امام ابوداؤد بناکتی کہتے ہین کہ علی سے پہلے اور اون کے بعد کسی کو یہ شرف حاصل نہین ہوا کہ وہ کعبہ مین پیدا ہو۔"

اس عبارت مین دو باتین قابل غور ہین ایک تو یہ کہ جب فاطمہ بنت اسد کعبہ مین پہونچ گئین تو حاضرین نے بھی چاہا کہ ہم اندر پہونچکر واقعہ ولادت دیکھین مگر کسی کا دسترس نہوا اور کعبہ مین پہونچنے کی کوشش ناکامیاب رہی یہ اعجاز نہین تو کیا ہے؟ کہ ایک عورت تو کعبہ مین آجاتی ہے اور مردون کی تدبیرین کارگر نہین ہوتین! دوسرے امام ابوداؤد بناکتی کی رائے نوٹ کرنیکے لائق ہے وہ بھی کعبہ مین ولادت کے حامی اور آپسے اس شرف کو خاص کہتے ہین۔

(۱۴)

علامہ نورالدین حلبی شافعی حالات سرور اکرم مین رقمطراز ہین:۔

وفی سنۃ ثلاثین من مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ولد علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فی الکعبۃ ۔ (انسان العیون فی سیرۃ الامین

المامون ملقب بہ سیرت حلبیہ جز سوئم صفحہ ۱۱۷ چھاپہ مصر سنہ ۱۲۸۰ھ)

(ترجمہ) اور ۳۰ سنہ ہجری مین ولادت پیغمبر خدا صلعم سے علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کعبہ مین پیدا ہوئے یہ تاریخی ثبوت ایسا گرانقدر ہی جس کے بعد کوئی شک و شبہ باقی نہ رہنا چاہیے ۔

(۱۵)

شیخ عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی بخاری لکھتے ہین ۔

گفتہ بودند کہ نام کردہ بود اورا مادر وی فاطمہ بنت اسد حیدرہ بنام پدرش اسد وحیدرہ نام اسد است وچون قدوم آورد ابو طالب مکروہ پنداشت این نام را پس تسمیہ کردہ است بعلی وتسمیہ کرد اورا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بصدیق کذا فی ریاض النضرۃ وتکنیہ کردہ است بہ ابی الریحانتین ونیز لقب کردہ است بہ بیضہ البلد وامین وشریف وہادی ومہتدی وذی الاذن الواعیہ وبیعسوب الامہ وگفتہ اند کہ بود ولادت وے در جوف کعبہ (مدارج النبوۃ)

(ترجمہ) علی بن ابی طالبؑ کا نام اونکی ماں فاطمہ بنت اسد نے حیدرہ اپنے باپ اسد کے نام پر رکھا اور جب ابوطالب آئے اور اون کو یہ نام پسند نہ آیا تو انھون نے علیؑ نام رکھا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدیق نام رکھا جیسا کہ ریاض النضرہ مین ہی اور کنیت رکھی ابو الریحانتین اور نیز بیضۃ البلد اور امین اور شریف و ہادی و مہتدی اور ذوالاذن الواعیہ اور یعسوب الامہ لقب رکھے اور راویون کا بیان ہی کہ

ولادت اون حضرت کی اندرون کعبہ ہوئی ۔

(۱۶)

فاضل سعید گجراتی جو اجلہ اہلسنت مین ہین شیخ قطب الدین حنفی کی مشہور تصنیف کتاب الاعلام باعلام مسجد اللہ الحرام کے حاشیہ مین تحریر فرماتے ہین ۔

قولہ وفی مکہ مواضع مبارکہ وموالید متیمنہ ومساجد مشہورہ فمنہا مولد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فہو بالقرب من مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقرب جبل ابی قبیس فی قفاہ فی شعب یقال لہ شعب علی بہ مسجد یصلی فیہ اقول سبحانک ہذا بہتان عظیم مولد علی کرم اللہ وجہہ اصل الکعبہ وجوفہا کما یشحن بہ الروایات من الثقات وامثال ہذہ المقالات من وضع المتعصبین لاہل بیت النبوۃ عصم اللہ المسلمین الثابتین علی طریقۃ اہل السنۃ والجماعۃ ورفض بدع اہل التعصب (حاشیہ کتاب الاعلام)

(ترجمہ) قول مصنف ۔ اور مکہ مین مبارک جگہین اور مقامات پیدائش اور مشہور مسجدین ہین منجملہ اوس کے مقام پیدائش حضرت علی بن ابی طالب رضہ ہے جو مولد نبی سے قریب ہے اور کوہ ابو قبیس کے نزدیک اوسکی پشت پر واقع ہے جسے شعب علی کہتے ہین وہان ایک مسجد بنی ہوئی ہے جسمین لوگ نماز پڑھتے ہین ۔ مین کہتا ہون اے خدا پاک و منزہ ہے تو یہ عظیم بہتان ہے مولد علی کرم اللہ وجہہ خود کعبہ

کے اندر ہے جیساکہ ثقات کی روایتین بتاتی ہین ایسے اقوال اہل بیت نبوت سے تعصب کرنیوالون نے گڑھ لئی ہین محفوظ رکھے اس سے خدا مسلمانون کو جو اہل سنت جماعت کے طریقہ پر ثابت ہین اور اہل رفض کے تعصب سے بچائے۔

(۱۷)

میر محمد صالح حسینی ترمذی کشفی بن عبداللہ اکبرآبادی مناقب مین لکھتے ہین۔

از یزید بن قعنب مرویست کہ من با عباس بن عبدالمطلب بودم و جمعی از بنی عزی بازاو بیت اللہ الحرام نشستہ بودند فاطمہ بنت اسد بمسجد درآمد و در عین طواف اثر طلق بر وے ظاہر شد چون مجال بیرون رفتن نماند گفت خداوندا بحرمت این خانہ متبرک ولادت بر من آسان کردان راوی گوید دیدم کہ دیوار خانہ کعبہ شق شد و فاطمہ درون رفت و روز چہارم امیرؑ را بر دست گرفتہ برون آمد داؤد بناکتی گوید کہ پیش از امیرؑ و بعد از وے ہیچکس باین شرف عظمیٰ مشرف نگشتہ کہ در خانہ کعبہ متولد شدہ باشد۔ (مناقب ترمذی کشفی ص۸۷ چھاپہ بمبئی سنہ ۱۳۲۱ھ)

فاضل مصنف نے روضۃ الشہداء کی عبارت نقل کی ہے جو ماقبل کے صفحات مین گذر چکی اسی وجہ سے ترجمہ کی ضرورت نہین دوسرے صفحہ مین اپنے تخیلات کو نظماً یون ادا کرتے ہین

در فضائل بے نظیر آمد علی　　بر ہمہ عالم امیر آمد علی
آن علی کو مادرش در کعبہ زاد　　آنکہ بر دوش پیمبر پا نہاد

آن علی کو نامش از غیب آمدہ   انچہ از غیب است بے عیب آمدہ

(مناقب ترمذی ص۸۹)

(۱۸)

مرزا محمد بن معتمد خان بدخشانی اپنی دو کتابون مین نہایت پر زور لفظون مین کعبہ مین علوی ولادت کا ثبوت دیتے ہین ۔

(پہلی کتاب)

کانت ولادت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ یوم الجمعہ الثالث عشر من رجب بعد عام الفیل ثلثین سنہ بمکہ فی البیت الحرام وسمتہ امہ حیدرہ

(مفتاح النجا فی مناقب آل العبا)

(ترجمہ) اور ولادت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ کی ۱۳ رجب بروز جمعہ ۳۰ سنہ عام الفیل بمقام مکہ کعبہ کے اندر واقع ہوئی اور اون کی مان نے اون کا نام حیدر رکھا

(دوسری کتاب)

فاضل بدخشانی کو مفتاح النجا کی تدوین کے بعد کتاب کے مختصر کرنے کا خیال پیدا ہوا اور صرف اون مطالب کو جو صحت و اعتبار کے لحاظ سے ناقابل انکار تھے علیحدہ کتابی صورت مین جمع کر کے فضائل اہلبیت کی ایک دوسری خدمت انجام دی اور اس تخلیص المفتاح مین بھی اپنے ممدوح کو مولود کعبہ تسلیم کرنے مین عذر نہ ہوا ملاحظہ ہو دوسری عبارت ۔

كانت ولادة علي كرم الله وجهه يوم الجمعة لثلث عشر خلت من رجب بعد عام الفيل بثلثين سنة بمكة وروي انه ولد في البيت الحرام ولم يولد في البيت احد سواه ولا قبله ولا بعده وهي فضيلة خصه الله بها۔ (نزول الابرار بما صح من مناقب اهل بيت الاطهار)

(ترجمہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ولادت بروز جمعہ ۱۳ رجب ۳۰ سنہ عام الفیل میں بمقام مکہ واقع ہوئی اور روایت ہے کہ وہ جناب خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے اور حجرہ کعبہ میں کوئی نہ ان سے پہلے پیدا ہوا نہ بعد یہ وہ فضیلت ہے جس سے خدا نے انہیں کو مخصوص کیا تھا۔

(۱۹)

شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم محدث دہلوی جو شاہ عبد العزیز دہلوی مصنف تحفہ اثنا عشریہ کے والد ہیں اور جو ہندوستان میں بارہویں صدی کے مجدد مانے گئے ہیں وہ تحریر فرماتے ہیں۔

قد تواترت الاخبار ان فاطمة بنت اسد ولدت امير المومنين عليا في جوف الكعبة فانه ولد يوم الجمعة الثالث عشر من شهر رجب بعد عام الفيل بثلثين سنة في الكعبة لم يولد فيها احد سواه قبله ولا بعده (ازالة الخفاء)

(ترجمہ) اخبار متواترہ سے ثابت ہے کہ امیر المومنین علی فاطمہ بنت اسد کے بطن سے

کعبہ کے اندر ۱۳ رجب بروز جمعہ ۳۰ سنہ عام الفیل مین پیدا ہوئے اور کعبہ مین انکے سوا کوئی دوسرا پیدا نہین ہوا نہ اون سے پہلے نہ بعد۔ اس عبارت مین محدث دہلوی نے ذمہ دارانہ حیثیت سے واقعہ ولادت کو خبر متواتر تسلیم کیا ہے اور اوسکی ساتھ کعبہ مین آپکے غیر کی ولادت کی بزور نفی کی ہے جس سے دشمن کے تمام خیالات کا قلع قمع ہوکر حقیقت بے نقاب نظر آتی ہے۔

(۲۰)

مولوی صدر الدین احمد بردوانی جو متاخرین علماء اہلسنت مین ہین لکھتے ہین۔

ولادت او در جوف کعبہ بود بعد از عام الفیل سی سال روز جمعہ سیزدہم ماہ رجب۔ (روائح المصطفیٰ صفحہ ۱۰ مطبوعہ مطبع احمدی کانپور ۱۳۰۲ سنہ ہجری)

(ترجمہ) ولادت اون حضرت کی خانہ کعبہ مین جمعہ کے دن ۱۳ رجب ۳۰ سنہ عام الفیل مین ہوئی۔

(۲۱)

شاہ محمد حسن صابری چشتی اپنی مبسوط تاریخ مین لکھتے ہین۔

تاریخ ۱۸ رجب بعد گذرنے ۳۰ سال عام الفیل روز جمعہ وقت چاشت اور دس سال چھ دن پہلے بعثت رسول خدا سے خانہ کعبہ مین آپ پیدا ہوئے۔

(آئینہ تصوف ص ۹ چھاپہ رامپور ۱۳۱۱ھ)

(۲۲)

اس روایت کی شہرت اور زبان زدگی خلق کا یہ عالم ہی کہ اہلسنت کے ادبا و شعراء تک نے نظماً اس کو ادا کیا ہی۔ ملاحظہ ہو۔

منشی عدیم النظیر غلام امام شہید ہی اپنی مشہور انشاء مین ضمناً مدح اہلبیت کی طرف عنان توجہ مبذول کرتے ہین ؎

مرا سینہ ہی بیشہ بود و باش شیر یزدان کا فضائے لامکان سے قرب ہے مرغ بستان کا
جو پوچھا مین نے اوسکا مرتبہ پیر طریقت سے بتایا کان مین مجکو علیؑ ہی نام یزدان کا
بتون کے توڑنے مین اوسکا ابراہیم ہمسر تھا اگر ہوتا نہ زیر پا کتف شاہ رسولان کا
بہت دشوار تھا دیوار کیونکر پھاندتی اُمت اگر وہ در نہوتا مصطفےٰ کی شہر عرفان کا

شرف حاصل ہوا ہی کعبہ کو اوسکی ولادت سے
پرستش گاہ محشر تک رہیگا ہر مسلمان کا

(انشاء بہار بیخزان)

ان اشعار مین فاضل ناظم نے کعبہ مین ولادت علیؑ کو تسلیم کرتے ہوے خانہ خدا کے تشرف کا سبب قرار دیا ہی یہ مضمون آفرینی بھی یاد رکھنے کے لائق ہی۔

(۲۳)

مولوی عبید اللہ بن مظہر جمال المتخلص بہ بسمل امرتسری سوانح عمری حضرت امیر المومنین علیہ السلام باب چہارم موسوم بہ العروۃ الوثقی فی خصائص المرتضی مین لکھتے ہین۔

جناب امیر علیہ السلام کا تولد اتوار کی رات رجب کی تیئیسوین سنہ ۹۲۰ سکندری کو ہوا ان دنون ہرمز کا بیٹا پرویز فارس کا بادشاہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے تین برس شادی ہونے کے بعد آپ عین خانہ کعبہ بیت اللہ شریف مین تولد ہوئے اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک اٹھائیس برس کا تھا۔

(ارجح المطالب صـ ۴۲۶ چھاپہ نولکشور لاہور)

(۲۴)

فاضل معاصر مولوی عبدالحمید خان دہلوی سیر الخلفاء مین لکھتے ہین۔

طبقات ابن سعد اور اسد الغابہ مین لکھا ہو کہ حضرت علی مکہ مکرمہ مین بروز جمعہ بتاریخ ۱۳ ر رجب سنہ ۳۰ عام الفیل پیدا ہوئے آپ سے پہلے خاص بیت اللہ شریف کی چار دیواری کے اندر کوئی بچہ پیدا نہین ہوا سیدنا حضرت علی اگرچہ چوتھے خلیفہ سمجھے جاتے ہین لیکن درحقیقت وہ ہر خلیفہ کے زمانہ مین صاحب اقتدار اور اثر رکھتے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ ہوئے تو حضرت علی ان کو امداد دیتے رہے بعد انکے جب عمر فاروق خلیفہ ہوئے تو انکے بھی سب سے بڑے مددگار حضرت علی تھے پھر حضرت فاروق کے بعد جب حضرت عثمان ذوالنورین خلیفہ ہوئے تو حضرت علی ان کو بھی امداد دیتے رہے۔

(رسالہ مولوی دہلی جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۲ ر شعبان سنہ ۳۴۷ ہجری)

یہ تھے علماء اہلسنت کی وہ مستند بیانات جن سے امیر المومنینؑ کا مولود کعبہ ہونا ثابت ہے اور اب کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہین ان مین زیادہ تر وہ ارباب کمال ہین جن کو فن تاریخ کا امام تسلیم کیا گیا ہے انکی زرین عبارتین دیکھنے کے بعد ابن روزبہان کا قول یاد آتا ہے "لم یصحح علماء التواریخ کعبہ مین ولادت کو مورخین نے صحیح نہین سمجھا" اور یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسعودی اور نور الدین علی حلبی شافعی اور کمال الدین بن طلحہ اور سبط ابن جوزی وغیرہ ایسی ہستیان تاریخی ذوق سے معرا ہین ؟ مبارکباد کے لائق ہے وہ ذات جس کے فضائل دشمنون کی زبان پر جاری ہوئے اور دشمنون کی مہتم بالشان قوتون کے چھپانے سے چھپ نہ سکے جتنی کوششین حقیقت کے خلاف کی گئین اتنا ہی تاریخ نے امانت داری کیساتھ مناقب کو پیش کر دیا اور متعصبین کو نامرادی کا روز سیاہ دیکھنا پڑا نہ طبعزاد حدیثین مفید ہوئین نہ خود ساختہ اقوال فائدہ مند ہوئے عصبیت کے پر زور مظاہرہ کے ساتھ آفتاب فضیلت کی چمک بڑھتی گئی ۔

مولود کعبہ عیسائی نقطہ نظر سے

امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ کی کعبہ مین ولادت نہ صرف اسلامی نقطہ نظر سے ثابت ہے بلکہ عبد المسیح انطاکی بھی جو ملک شام کے قدیم شہر حلب کے عیسائی عالم ہین اپنے معرکۃ آرا قصیدہ مین جو ۵ ہزار ۹۰ عربی اشعار پر مشتمل ہے

اعتراف کرتے ہین ؎

فی رحبۃ الکعبۃ الزھرا قد انبثقت   انوار طفل وضائت فی مغانیھا
قالوا ابن من فاجیبوا انہ ولد   من نسل ہاشم من اسمی ذراریھا
ھنوا اباطالب الجواد والدہ   والام فاطمۃ ھیوا نھنیھا

(ترجمہ) کعبہ معظمہ کی فضا مین ایک نومولود بچہ کے چہرہ کی چھوٹ پھیل گئی اور ایک مرتبہ اسکے در و دیوار کو روشن کردیا لوگ پوچھتے ہین یہ کس کا فرزند ہی بتلادو کہ یہ بنی ہاشم کے خاندان کی بلند ترین نسل کا مبارک بچہ ہی اوسکے باپ سخی اور جواد ابوطالب کو اس فرزند کی تہنیت پیش کرو اور چلو چل کر اسکی ماں فاطمہ بنت اسد کو مبارکباد دین ۔

قصیدہ طویل در واقعہ ولادت پے در پے اشعار مین نظم کیا گیا ہی جس کی تفصیل کی چندان ضرورت نہین ان اشعار کے ساتھ فاضل شاعر نے جو شرح کی ہی وہ سرمہ کش دیدہ دل ہی ۔

کانت ولادتہ سیدنا و مولانا امیر المومنین فی العام الثلاثین لولادۃ المصطفی علیہ و علی آلہما الصلوۃ والسلام علی ما حقق المحققون فیکون ولادتہ الشریف حول ۶۰۱ مسیحیۃ و من بشائر سعدہ علیہ صلوات اللہ انہ ولد فی الکعبۃ ولدتہ امہ فیہا فاستبشر بذلک ابوہ و عمومتہ عند ولادتہ الشریفۃ دعتہ امہ حیدر و معنی ھذہ الکلمۃ الاسد فکانہا ارادت ان تسمیہا باسم ابیہا ۔

(ترجمہ) ہمارے سردار اور آقا کی پیدائش ارباب تحقیق کے ارشاد کے موافق حضرت رسولؐ کی ولادت سے ۳۰ سال بعد ہوئی اور اس حساب سے ولادت آپکی تقریباً ۶۰۱ء مین واقع ہوئی اور پیدائش کے مسو خصوصیات سے یہ ہے کہ آپ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے اور آپ کی ولادت سے باپ چچا سب ہی خوش ہوئے ماں نے حیدر کہہ کے پکارا جسکے معنی شیر کے ہین گویا مقصود یہ تھا کہ اپنے باپ کے نام پر نام رکھین۔"

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ کعبہ مین ولادت کا ہونا اتنی محدود حیثیت نہین رکھتا کہ اوس کا اثر صرف اسلامی لٹریچر تک ہو بلکہ اسقدر غیر معمولی شہرت پا چکا ہے کہ خواہ مخواہ عیسائیون کو اوسے تسلیم کرنا پڑا اور کعبہ مین ولادت کے قائل ہونیوالون کو محقق کا خطاب ملا۔

حکیم بن حزام کی ولادت پر اجمالی نظر

گو اس سے قبل ثابت کیا جا چکا ہے کہ کعبہ مین جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے سوا کوئی فرد بشر پیدا نہین ہوا مگر پھر بھی ہمارا دعوی تشنہ دلیل ہے اور مطلب پر ایک ہلکا سا پردہ پڑا ہے جس کے اٹھانے کیلئے دو تنقیحین قائم ہونا ضروری ہین۔

(۱) حکیم بن حزام کون تھا۔

(۲) اوسکی ولادت کب ہوئی۔

ان دونون تنقیحون پر بحث کرنیکے بعد واقعہ کی نوعیت ظاہر و آشکار ہوکر نقاب کشائی آسان ہی۔

پہلی تنقیح اس سے کوئی شخص انکار نہین کر سکتا کہ حکیم بن حزام نے ولادت کے بعد مدتون کفر و الحاد کی زندگی بسر کی ہی جن لوگون نے اوسکی پیدائش پر روشنی ڈالی ہی اونھون نے کوئی بات ایسی نہین بیان کی جس سے اوسکا اجلال عام نگاہون مین ظاہر ہو علامہ ابن عبد البر واقعہ ولادت کو حسب ذیل الفاظ مین لکھتے ہین ۔

ان امہ دخلت الکعبۃ فی نسوۃ من قریش وھی حامل فضربھا المخاض فاتیت بنطع فولدت علیہ (استیعاب فی فضائل الاصحاب ص۱۲۲)

حکیم بن حزام کی ماں کعبہ مین چند زنان قریش کیساتھ داخل ہوئی درانحالیکہ حمل سے تھی پس درد شروع ہوگیا اور فرش لاکر بچھا دیا جس پر حکیم بن حزام پیدا ہوا ۔"

اگر اس واقعہ مین کچھ بھی صداقت ہوتی تو قریش مین کعبہ کو جو مرکزی حیثیت حاصل تھی اوس کو ملحوظ رکھتے ہوے ہم کہتے کہ اس قسم کے اتفاقی حادثہ کعبہ مین بہت ہوے ہون گے مگر صاحب استیعاب کے غیر ذمہ دارانہ الفاظ جسمین نہ تو کعبہ کے اندر ولادت کی تصریح ہی نہ سلسلہ سند ہی کوئی بحث کی ہی اور نہ ماخذ کا کچھ ذکر ہی خود بتاتے ہین کہ قصہ طبعزاد ہی اور پھر اوسوقت جبکہ سبط ابن جوزی ایسے محقق نے روایت کو ضعیف سمجھکر تذکرہ کے لائق بھی نہ سمجھا

شہید ثالث علامہ شوستری کا جواب

اس مقام پر مناسب معلوم ہوتا ہی کہ علامہ قاضی نور اللہ شوستری کے رشحہ قلم کو بھی نقل کر دین آپ فاضل ابن روزبہان کے جواب مین فرماتے ہین۔

حکمہ بعدم التصحیح سقیم بعد ما روی المصنف ذلک من کتاب بشائر المصطفی وقد رواہ عن یزید بن قعنب ورواہ ابن مغازلی مرفوعا الی علی بن الحسین علی ما نقلہ صاحب کشف الغمۃ وکفی بروایۃ مثلہما من اہل السنۃ حجۃ لنا علیہم کما مر وجہہ مرارا ایضا کما صرح بہ الراوی الفضیلۃ والکرامۃ فی ان باب الکعبۃ کان مقفلا ولما ظہر آثار وضع الحمل علی فاطمۃ بنت اسد عند الطواف خارج الکعبۃ افتتح الباب باذن اللہ تعالی وہتف لہا ہاتف بالدخول وعلی تقدیر صحۃ تولد حکیم بن حزام قبل الاسلام علی وسط بیت اللہ الحرام فانما کان بحسب الاتفاق کما یتفق سقوط الطفل عن المراۃ والعجل عن البقرۃ فی الطریق وغیرہ علی انہ لا ندعی التشرف بولادتہ فی الکعبۃ فانہ ہو الکعبۃ الحقیقیۃ لاہل الانتباہ وقبلۃ اقبال المقبلین الی اللہ کما روی عنہ انہ قال نحن کعبۃ اللہ ونحن قبلۃ اللہ۔ (احقاق الحق)

اوسکی صحت کے خلاف آواز بلند کرنا سقیم ہی اسلئے کہ جب مصنف نے بشائر المصطفی

سے روایت اخذ کی اور اونہین یزید بن قعنب سے روایت کی گئی اور اُسے ابن مغازلی نے نقل کیا جس کا سلسلہ سند امام زین العابدین علیہ السلام تک پہونچتا ہی جیسا کہ صاحب کشف الغمہ نے اوسے نقل کیا ہی تو علمار اہلسنت مین سے ایسے دو شخصون کی روایت اون پر ہماری حجت قائم ہونے کیلئے کافی ہی جیسا کہ بارہا ذکر آچکا ہی اور نیز تصریح راوی کی بنا پر فضیلت اور بزرگی اس امر مین ہی کہ در دار کعبہ کا مقفل تھا اور جب آثار وضع حمل طواف کرتے وقت بیرون کعبہ فاطمہ بنت اسد پر طاری ہوے تو اون کیلئے حکم خدا سے کعبہ کا در کھلا اور ہاتف نے اندرون کعبہ داخل ہونے کی روایت کی۔

اور اگر حکیم بن حزام کی ولادت کو قبل اسلام خانہ کعبہ مین فرض بھی کر لین تو وہ ایک اتفاقی امر تھا جس طرح اتفاقاً عورتون کا حمل گر جاتا ہی اور راستہ مین گائے بچہ جن دیتی ہے علاوہ اسکے ہم اسبات کے مدعی تھوڑی ہین کہ کعبہ مین ولادت سے اون کیلئے کوئی شرف ہوا اسلئے کہ وہ جناب خود کعبہ حقیقی ہین اور خدا کی طرف توجہ کرنیوالون کیلئے قبلہ جیسا کہ اون جناب سے روایت ہی کہ کعبہ خدا ہم ہین اور قبلہ خدا ہم ہین"۔

اس عبارت مین شہید علیہ الرحمہ نے صرف ابن مغازلی کی روایت سے استدلال کیا ہی جس کو ہم نذر قرطاس کر چکے ہین مگر خدا کا شکر کہ ہم نے علمار اہلسنت کی ایک بڑی تعداد کے قلم سے حکیم بن حزام کی ولادت کو بے بنیاد ثابت کر دیا۔ اب صاحب

ابطال الباطل کا یہ کہنا کہ المشہور بین الشیعة ان امیر المومنین ولد فی الکعبہ سراسر ہٹ دھرمی اور انصاف کیخلاف ہے بلکہ ابن روزبہان کی عبارت کو اس طرح ہونا چاہیئے ۔

المشہور بین السنة والجماعة ان امیر المومنین ولد فی الکعبہ لیکن ہم بہر حال ابن روزبہان کے شکر گذار ہین کہ اونھون نے بآن عصبیت حضرت کو امیر المومنین تسلیم کیا ہے اور ہم کو یہ کہنے کی گنجائش ہوئی کہ جو صحیح معنون مین امیر المومنین ہو اوسکی جائے ولادت کیلئے وہی جگہ موزون ہے جو زمین مین منتخب ہو اور یہ بات صرف کعبہ مین تھی ۔

دوسری تنقیح

اگرچہ ضمناً یہ ثابت ہوچکا ہے کہ جو لوگ حکیم ابن حزام کی ولادت کے قائل ہین وہ بھی یہ کہتے ہین کہ حکیم بن حزام کفر کی حالت مین پیدا ہوا لہذا اوسکی شان کعبہ مین ویسی ہی جیسا کہ خانہ خدا مین بتون کی حیثیت تھی پھر بھی مزید تبصرہ کی ضرورت ہے علامہ ابن عبد البر لکھتے ہین ۔

کان مولدہ قبل الفیل بثلث عشرة سنة وعاش حکیم بن حزام فی الجاہلیة ستین سنة وفی الاسلام ستین سنة وتوفی بالمدینة فی خلافة معاویة سنة اربع وخمسین وهو ابن مایة وعشرین سنة (استیعاب جلد اول ص ۱۳۲)

حکیم بن حزام سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے تیرہ برس پہلے پیدا ہوا اور ۶۰ برس ایام جاہلیت مین اور ساٹھ برس اسلام مین رہا اور مدینہ مین امیر معاویہ کے دور حکومت سنہ ۵۴ھ مین ۱۲۰ برس کی عمر مین وفات پائی"۔

ہمارے خیال مین یہ فیصلہ کن عبارت ہے جس کے مطالعہ کے بعد اب کوئی شبہ باقی نہین رہتا اور آسانی کے ساتھ فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر ہم تسلیم بھی کرلین تو جو شخص پیغمبر خدا کی ولادت سے تیرہ ۱۳ برس پہلے فترت کی تاریکی اور لامذہبی کی گھٹاؤن مین کعبہ مین پیدا ہوا ہو اوس کا مسلمانون مین کیا وقار ہو سکتا ہے۔ پیغمبر اسلام کی ولادت سے پہلے کعبہ مین جو واقعات ظہور پذیر ہوں اون کا اسلام ہرگز ذمہ دار نہین ہے اور جو شخص ساٹھ برس کی طویل مدت تک کفر و شرک کی زنجیرون مین مقید رہا ہو اوسکو کعبہ کے شرف سے کوئی حصہ نہین پہونچ سکتا۔ شیخ زین العابدین عمر بن محمد بن ابی الفوارس وردی معری شافعی نے لکھا ہے کہ حکیم بن حزام ۸ ہجری مین اسلام لایا (ملاحظہ ہو تاریخ ابن وردی جلد اول ص ۱۳۰ چھاپہ کلکتہ ۱۲۸۵ھ)

دوسری لفظون مین اسکے معنی یہ ہوے کہ پیغمبر اسلام کی وفات سے ڈھائی برس پہلے جو شخص مسلمان ہوا ہو اوسکو اوس مقتدر ہستی کے مقابلہ مین پیش کیا جا رہا ہے جو سب سے پہلے ایمان لایا ؎

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی
کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

ابن ابی الحدید معتزلی کی رائے پر ایک نظر

واقعہ نگاری کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ شارح نہج البلاغہ کی ابلہ فریبی پر بھی ناظرین کو مطلع کرتے جائین اسلاف کی کورانہ تقلید مین آپ کو بھی شاہ راہ ہدایت نظر نہ آئی اور "مذبذبین بین ذلک" کے مصداق بننے کے شوق مین لکھتے ہین۔

واختلف فی مولد علی این کان فکثیر من الشیعۃ یزعمون انہ ولد فی الکعبۃ والمحدثون لا یعترفون بذلک ویزعمون ان المولود فی الکعبۃ حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی۔

(شرح نہج البلاغہ جلد اول ص۳)

علی بن ابی طالب کی جائے ولادت مین اختلاف ہے شیعون مین ایک کثیر جماعت گمان کرتی ہے کہ وہ کعبہ مین پیدا ہوئے لیکن محدثین کو اس سے انکار ہے اور ان کا گمان ہے کہ کعبہ مین حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ پیدا ہوا۔

ہمین افسوس ہے کہ ابن ابی الحدید ایسے شخص نے مولد حضرت علیؑ کا ذکر کرتے ہوئے اپنی آنکھون پر حجاب غفلت ڈال لئے اور تمام کتب سیر و تاریخ سے قطع نظر کرلی اور کعبہ کے مولد علی ہونے کو شیعون کے سر تھوپا گویا تمام وہ کتابین جس مین حضرت کی ولادت کا ذکر ہے ان کی نظر سے گذری ہی نہین طرفہ یہ کہ

فاضل ابن روزبہان کی شاگردی مین نئی بات کہی اونھون نے اس واقعہ کا ثبوت مورخین کے قلم سے طلب کیا تھا انھون نے لفظ بدل کے محدثین کے انکار کو دلیل قرار دیا ہے اسکے معنی یہ ہین کہ فاضل ابن روزبہان اور ابن ابی الحدید رجال کے خلاف اعلان جنگ کرنا چاہتے ہین اور تمام وہ مورخین جنھون نے جناب امیرؑ کو مولود کعبہ کہا ہے صاحب ابطال الباطل کے نزدیک مورخ نہ تھے اور وہ تمام محدثین جنھون نے اپنے قلم سے اس واقعہ کا ثبوت دیا ہے ابن ابی الحدید کے نزدیک فن حدیث سے معرا تھے یہ وہ تعصب انگیز تخیلات ہین جو اہل عقل مین کبھی مقبول نہین ہو سکتے۔ ہمارے جلیل القدر عالم علی بن عبداللہ بن علی البحرانی شارح نہج البلاغہ کا جواب دیتے ہوے لکھتے ہین۔

فلا التفات حینئذٍ لتوقف ابن ابی الحدید فی ذلک زاعما بان المحدثین لا یعترفون ویزعمون ان المولود فی الکعبۃ حکیم بن حزام اذ لا عبرۃ بزعمهم بعد ما سمعت فیہ من الصحۃ ولا ریب ان المحدثین زعموا هذہ الفضیلۃ لحکیم بن حزام لیناقضوا۔ ما ورد لامیر المومنین کما هی عادتهم والحق لا یزید الا علوا وظهورا والصدق لا یزال یتوقد ضیاءً ونورا۔

(منار الهدی فی اثبات النص علی الائمۃ النجباء)

ابن ابی الحدید کے اس جگہ توقف کرنیکی طرف التفات کی ضرورت نہین درانحالیکہ

اوسکا گمان ہی کہ محدثین اس کا اقرار نہین کرتے اور اپنے نزدیک سمجھتے ہین کہ کعبہ مین پیدا ہونیوالا حکیم بن حزام تھا اون کے زعم ناقص پر توجہ کی نہین ضرورت بعد اسکے کہ صحت و وثوق کے ساتھ واقعہ اپنی جگہ ثابت ہی اور اسمین شک نہین کہ محدثین نے اس شرف کو حکیم بن حزام کیلئے صرف حضرت امیرالمومنینؑ کا مرتبہ گھٹانے کیلئے تجویز کیا جیسا کہ اونکی عادت ہی۔

مولد علیؑ کی مکہ مین غلط نبیاد

زیادہ افسوس اس بات کا ہی کہ اختلاف کی خلیج حائل کرنیوالون نے قلمی جد و جہد مین ناکامیاب ہونے پر بھی دم نہ لیا اور حسد کے جذبے سے مجبور ہوکر مکہ کی پاک سرزمین پر "مولد علی" کے نام سے ایک عمارت کی نبیاد ڈالی تاکہ حاجیون مین ہر کہ و مہ اس کا گواہ ہو جائے کہ علی کی ولادت گاہ کو کعبہ کی چار دیواری سے کوئی تعلق نہین ہی وہ ایک علیحدہ مقام ہی جو مولد نبی سے متصل ہی۔

اگر تخریبی کوششون مین دونون صورتون کا موازنہ کیا جائے تو پہلی صورت سے زیادہ یہ دوسری صورت خطرناک تھی کاغذ پر دلیل و برہان کی کاٹ سے عرفان کے نقوش مٹادینے سے عمارت کی نبیاد کو متزلزل کردینا زیادہ دشوار ہی گو یہ عمارت اُس وقت سے آجتک باقی رہی اور ابن سعود نے اماکن متبرکہ کے آثار محو کرنیکے ساتھ اسکو بھی ڈھا دیا اور اخبارات مین اس خبر نے گردش کی کہ مولد علی بھی منہدم

کر دیا گیا"۔ مگر جب مکہ مین یہ عمارت باقی تھی اوسوقت بھی خود نسبت دینے والون مین اسکا وقار نہ تھا اور اسکے خلاف قلم اٹھتے تھے گذشتہ اوراق مین ہم کہہ چکے ہین کہ قطب الدین حنفی نے کتاب الاعلام مین اس بے بنیاد خبر کو ابھارا اور فاضل گجراتی نے اپنے قلم سے بیخکنی کی محرک بھی ہم مین نہ تھے اور تکذیب کرنیوالے کا تعلق بھی ہمارے فرقہ سے نہین ہے یہی روش محمد جار اللہ بن محمد امین الدین بن ابوبکر بن ظہیرہ حنفی مکی نے بھی اپنی تصانیف مین اختیار کی ہے جب نظر تعمق سے دیکھیے کے بعد مصنف کے ضمیر کا پتہ چلتا ہے اگر مخالفت مین قلم اٹھا تو دبی زبان حق کی طرف بھی راہنمائی ہوئی یہ سہو ہوئی یا ان خیالات کے تذبذب کی دلیل ہین فاضل مذکور مکہ کی تاریخ اور وہان کے "مقامات متبرکہ کی فہرست دیتے ہوے لکھتے ہین۔

منها مولد سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ وھو بالمحل المعروف بشعب علی وھو مقابل لمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقیل انما مولد علی رضی اللہ عنہ فی جوف الکعبۃ (جامع اللطیف)

از انجملہ مولد ہے ہمارے سردار علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا وہ جگہ مشہور ہے کہ شعب علی کیساتھ جو مولد نبی کے روبرو واقع ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اسبات مین انحصار ہے کہ اون حضرت کی ولادت گاہ بطن کعبہ ہے"۔

مولف کا یہ رویہ ہمارے مطلوب کا مزید ثبوت ہے کہ وہ شعب علی کا پتہ دینے کے بعد اس عبارت پر ہرگز تیار نہین ہین آپکے مولود کعبہ ہونے کو نظر انداز

کردین؟ کیا ان تمام تصریحات اور شواہد کے بعد بھی فاضل ابن روزبہان کا یہ کہنا صحیح ہے کہ علی کی ولادت کعبہ مین صرف شیعون مین مشہور ہے ؟

تمام بحث کا نتیجہ

یا

اسلام کے زبردست مورخین کا فیصلہ

یہ ہے کہ مولود کعبہ صرف علی مرتضیٰ ع کی ذات ہے اور اون کے سوا کوئی بھی کعبہ کی چار دیواری مین پیدا نہین ہوا حکیم بن حزام کی ولادت کا واقعہ سلسلۂ سند مین ضعیف ہونے سے افسانہ سے زیادہ حیثیت نہین رکھتا خانہ کعبہ کے سوا کوئی اور مولد علی بن ابی طالب کا نہین ہے اور وہ بحمد اللہ آج بھی باقی ہے چار دانگ عالم کے تمام مسلمان خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہون حج مین اوسی کا طواف کرتے ہین ؎

طواف خانہ کعبہ ازان شد برہمہ واجب
کہ آنجا در وجود آمد علی بن ابی طالب

* * *